روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱ | سوموار ۲۴ - رجب ۱۴۱۱ھ - ۱۱ - تبلیغ ۱۳۷۰ ہش، ۱۱ - فروری ۱۹۹۱ء | نمبر ۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارآمد نمازیں کیا ہیں؟

" حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے نمازوں میں لذت پیدا کرنے اور افادیت پیدا کرنے کے لئے ہمیں یہ نسخہ عطا فرمادیا کہ وہ نمازیں جن میں کچھ کیفیت شامل ہوگی وہ کارآمد نمازیں ہیں۔ وہ نمازیں جو کیفیت سے خالی ہونگی ان سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ۔ اور وہ ایسے برتنوں کی طرح ہیں جن میں کچھ بھی بھرا نہیں ہوا "

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ جب داڑھی نکل آئی تب ضَرَبَ یَضْرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصے میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں۔ اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دل نشین ہو جاتے ہیں۔ کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔ غرض یہ ایک طویل امر ہے مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیئے۔ کہ دینی تعلیم ابتدا سے ہی ہو۔ اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے۔ اور اب بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے۔ دیکھو تمہاری ہمسایہ قوموں یعنی آریوں نے کس قدر حیثیت تعلیم کے لئے بنائی۔ کئی لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع کر لیا۔ کالج کی عالی شان عمارت اور سامان بھی پیدا کیا۔

(ملفوظات جلد اوّل جدید صفحہ ۴۴-۴۵)

سانحۂ ارتحال

قادیان دارالامان سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب درویش قادیان پہ مورخہ ۲۰ جنوری ۹۱ء کو دوپہر کے وقت دل کا شدید حملہ ہوا۔ ڈاکٹروں کے مشورہ سے فوری طور پر بٹالہ اور پھر گورو ہسپتال امرتسر میں علاج کے لئے لے جایا گیا۔ موصوف اسی روز ساڑھے آٹھ بجے شب بیماری کی حالت میں وفات پاگئے۔

مکرم چوہدری صاحب موضع پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کے باسی تھے ۱۹۴۷ء میں B.A کرنے کے بعد خدمت کے جذبہ کے تحت زندگی وقف کر کے بطور درویش اپنی خدمات پیش کیں۔ ناظر امور عامہ۔ ایڈیشنل ناظر جائیداد، ایڈیشنل ناظر تعلیم و ناظر بیت المال آمد کے منصب پر خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

موصوف مکرم چوہدری فیض احمد صاحب سابق انسپکٹر مال کے صاحبزادے تھے بوقت وفات ان کی عمر قریباً ۶۷ سال تھی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اپنے فضلوں سے نوازے۔ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ خود ان کا کفیل ہو۔

ناظر خدمت درویشاں

○ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے والد محترم صوفی غلام محمد صاحب عاصی جو آجکل بڑے بیٹے مکرم برکات احمد صاحب کے پاس کراچی میں مقیم تھے، ۵ فروری کی رات ساڑھے گیارہ بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ موصوف کا جنازہ مورخہ ۷ فروری کو ربوہ لایا گیا اور اسی روز نمازِ عصر کے بعد بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور

باقی صفحہ ۶ پر

نماز کو صحیح طریق سے اَدا کرنے کیلئے توجہ نہایت ضروری ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

بعض لوگوں کو بغل گند ہوتی ہے یا بعض کے پیروں کی انگلیوں میں بُو ہوتی ہے اس کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عطر لگا کر آیا کرو۔ پس پہلی بات جو مجالس میں آنے کے لئے نہایت ضروری ہے وہ منہ کی صفائی ہے۔ دوسری یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز نہ کھائی جاوے جس سے منہ میں بو پیدا ہو تیسری یہ ہے کہ نہا دھو کر بدن اور کپڑوں کی اچھی طرح صفائی کر کے آؤ اور چوتھی یہ ہے کہ چونکہ بعض کو بغل گند یا اور کسی قسم کی تکلیف ہو گئی ہے جو صفائی کرنے سے بھی نہیں جا سکتی۔ اس لئے سب کے لئے حکم ہے کہ عطر لگا کر آؤ خصوصاً عیدین اور جمعہ کے موقعہ پر سب لوگوں کو عطر لگانے کا حکم دیا گیا ہے تا کہ کسی شخص کی وجہ سے دوسرے صاحب ایمان کو تکلیف نہ ہو یعنی ایسے صاحب ایمان کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر پوری طرح عمل کر کے فرشتہ بن کر مجلس میں آتا ہے بظاہر یہ چھوٹے چھوٹے احکام ہیں مگر اپنے اندر بڑی بڑی حکمتیں رکھتے ہیں چونکہ نمازوں میں توجہ کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اگر ایسے لوگ بھی نمازوں میں شامل ہوں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حکمت بھری باتوں پر عمل نہیں کرتے تو نماز سے توجہ ہٹ جاتی ہے اب تو میں تمام نمازوں میں امام ہوتا ہوں مگر جب میں اپنی امامت سے پہلے مقتدی ہوتا تھا تو توجہ رکھنی مشکل ہو جاتی تھی پس نماز کو صحیح طریق سے ادا کرنے کے لئے توجہ نہایت ضروری ہے اور توجہ کے لئے ضروری ہے کہ کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے نماز کی طرف سے توجہ کے ہٹ جانے کا احتمال ہو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مساجد میں شور نہ کیا کرو۔ اس لئے نمازوں میں عورتوں کو سب سے پیچھے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ان کے ساتھ بچے بھی آجاتے ہیں اور وہ شور مچاتے ہیں۔ عورتوں کو پیچھے رکھنے سے علاوہ پردہ کا انتظام کرنے کے لئے یہ بھی غرض ہے کہ اگر بچے شور مچائیں تو نمازوں کی نماز خراب نہ ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱۔ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش ۱۱۔ فروری ۱۹۹۱ء

افریقہ کی مدد

احمدیہ جماعت اپنے آغاز ہی سے خدمت خلق کو بنیادی اہمیت دیتی ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے انتہائی مصروف اوقات میں غریبوں اور ناداروں کو دوائیں عطا فرمایا کرتے تھے۔ اگرچہ حضور اقدس سے گذارش بھی کی گئی کہ یہ لوگ آپ کا وقت ضائع کرتے ہیں لیکن حضور نے فرمایا کہ ان کا بھی حق ہے کہ ان کی خدمت کی جائے اور جہاں تک ہو سکے ان کی مدد کی جائے۔

الوصیت میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ارشاد فرمایا کہ اس سکیم کے ماتحت جو رقوم جمع ہونگی ان سے یتیموں اور بیواؤں اور ناداروں کی خدمت بھی کی جائے گی۔ بلکہ حضور نے الوصیت کی سکیم کو یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا سہارا قرار دیا۔ اور یہ بات تب سے اب تک جاری ہے۔ جہاں بھی اور جب بھی ضرورت محسوس کی جاتی ہے خدمت خلق کے سلسلہ میں غریبوں ناداروں اور محتاجوں کی مدد کے لئے ہاتھ بڑھایا جاتا ہے اور جماعت اپنی استطاعت کے مطابق خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔

حال ہی میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک خطبہ میں فرمایا:

"پس میں نے فیصلہ کیا ہے کہ دس ہزار پونڈ جو ایک بہت معمولی قطرہ ہے جماعت کی طرف سے افریقہ کے بھوک سے فاقہ کش ممالک کیلئے پیش کروں۔ اور حسب توفیق ذاتی طور پر بھی پیش کروں گا۔ اور ساری جماعت بحیثیت جماعت بھی کچھ نہ کچھ صدقہ نکالے۔ یعنی جماعت کے ایسے فنڈ ہوتے ہیں جن میں صدقات یا زکوٰۃ وغیرہ کی رقمیں ہوتی ہیں کچھ تو لازماً مقامی غریبوں پہ خرچ کرنی پڑتی ہیں کچھ ایسی بھی ہوتی ہیں جو اس کے علاوہ بچ جاتی ہیں اور عفو کہلا سکتی ہیں۔ تو قرآن کریم فرماتا ہے (وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں۔ تُو ان سے کہہ دے کہ عفو کرو۔) تو اس عفو کا ایک یہ بھی معنی ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس ان مدات میں سے بچ سکتا ہے وہ بچاؤ اور غرباء کی خدمت پہ خرچ کرو یعنی اور علاقوں والے غرباء کی خدمت پر بھی خرچ کرو"

غرباء پر خرچ انفرادی طور پہ۔ اور اجتماعی طور پر بھی۔ جماعت احمدیہ کی پہچان بن چکی ہے۔ حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج بالا ارشاد کے مطابق ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ اس سلسلہ میں افریقہ کیلئے کچھ نہ کچھ رقم اپنے بجٹ سے نکالے اور اللہ تعالیٰ کی اس مخلوق پر خرچ کرے جو اس وقت اس مدد کی محتاج ہے۔

محبّت کیسے کاٹو گے جو نفرت بو رہے ہو تم
کھُلی آنکھوں سے دنیا جاگتی ہے، سو رہے ہو تم
کچھ ایسے لوگ ہیں رکھتے ہیں لمحوں پر گرفت اپنی
مگر تم ایسے ناداں ہو کہ صدیاں کھو رہے ہو تم

ابوالاقبال

راہئ رہگذرِ بیم و رجا ہوں یا رب

راہئ رہگذرِ بیم و رجا ہوں یا رب!
طالبِ منزلِ تسلیم و رضا ہوں یا رب!

مَیں تو ہر بار فقط تیرا سہارا لے کر
دَورِ آشوب میں سَو بار بچا ہوں یا رب!

مَیں بھی انساں ہوں، گنہگار خطا کار بھی ہوں
مَیں بھی آلودۂ حالات رہا ہوں یا رب!

مَیں جو بولوں تو مری بات سے برہم دنیا
چُپ رہوں تو بھی سراپائے خطا ہوں یا رب!

اپنوں بیگانوں کے طعنوں کو سُنا ہے مَیں نے
تُو تو جانے ہے مَیں اچھا کہ بُرا ہوں یا رب!

ڈھونڈتا پھرتا ہوں یوُں اپنا ٹھکانا جیسے
ریگِ صحرا ہوں، بیاباں کی ہَوا ہوں یا رب!

مُجھ کو حسرت ہے کوئی پیار سے دیکھے مجھ کو
پھُول تنہا کہیں صحرا میں کِھلا ہوں یا رب!

اپنے گھر میں بھی تو مَیں مُہر بلب رہتا ہوں
تابِ گویائی بھی ہے، ذہن رسا ہوں یا رب!

اپنے پیاروں کو بھی مَیں پیارا نہیں کہہ سکتا
اکثر اس بات پہ معتوب ہُوا ہوں یا رب!

ہوں جواں عزم بھی، ہے ذوقِ سفر بھی مجھ کو
پا شکستہ نہیں، زنجیر بپا ہوں یا رب!

وہ گھُٹن ہے کہ مرا سانس بھی لینا دشوار
جانے کس بوجھ کے نیچے مَیں دبا ہوں یا رب!

تُو مرے دَرد سے واقف ہے تو سُن لے میری
مَیں کہ ناواقفِ اسلوبِ نوا ہوں یا رب!

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

فرعون کو چونکہ اپنی کثرت تعداد اور طاقت پر غرور تھا۔ اور وہ بنی اسرائیل کو حقیر سمجھتا تھا۔ اس لئے جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر نکلے تو فرعون کو بھی کو پتہ لگ گیا اور وہ اپنا لاؤ لشکر جمع کر کے موسیٰؑ کے پیچھے چلا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس نے ایسا کیا تو ہم نے بھی فرعون اور اس کی جماعت کو باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عزت والے ملک میں سے نکال دیا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو ان چیزوں کا وارث کر دیا۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ وہ خود وہاں سے نکلے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ ہم نے ان کو نکالا۔ حالانکہ بظاہر واقعہ یہ تھا کہ وہ خود وہاں سے نکلے تھے۔ درحقیقت اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ وہ موسیٰؑ کے آنے اور ان کے نکلنے کی وجہ سے باہر نکلا تھا اور موسیٰؑ کو بھیجنا اور بنی اسرائیل کو نکالنے کا حکم دینا خدا تعالیٰ کا کام تھا۔ اس لئے بالواسطہ طور پر خدا تعالیٰ ہی فرعون اور اس کے لشکر کو نکالنے کا موجب بنا اور خدا تعالیٰ نے اس فعل کو اپنی طرف منسوب کیا۔ اور یہ بتایا کہ گو وہ خود نکلا تھا۔ مگر چونکہ یہ تحریک ہماری طرف سے تھی۔ اور ہم نے ہی موسیٰؑ کو بنی اسرائیل کے نکالنے کا حکم دیا تھا۔ اس لئے ہم ہی فرعون اور اس کے لشکر کو نکالنے والے بن گئے۔ اور آخر ان نعمتوں کا ہم نے بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔ (ہم نے بنی اسرائیل کو ان کا وارث بنا دیا) سے یہ مراد نہیں کہ انہی باغوں اور انہی چشموں اور انہی خزانوں کا وارث بنا دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ انہیں اسی قسم کے باغوں اور چشموں اور خزانوں کا فلسطین میں وارث بنا دیا۔ یہ ایک غلط خیال ہے جو بعض لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل کو مصر پر غلبہ حاصل ہو گیا تھا۔ اس خیال کی نہ قرآن کریم سے تصدیق ہوتی ہے اور نہ بائبل سے۔ قرآن کریم اور بائبل دونوں سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل مصر سے نکلنے کے بعد اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ تک بیابانوں میں پھرتے رہے اور آخر ۴۰ سال کے بعد انہیں کنعان پر قبضہ ملا۔ پس (ہم نے ان کا وارث بنا دیا) سے ملک مصر مراد نہیں بلکہ وہ جگہ مراد ہے جہاں انہیں سب چیزیں میسر آگئیں یعنی فلسطین کا ملک جو اپنے باغات اور چشموں میں مصر کے بالکل مشابہ ہے (ب) سے ظاہر ہے کہ سورج نکلتے وقت فرعون کا لشکر ان کے پیچھے چلا تھا۔ کیونکہ فرعون نے بھی اپنا لشکر جمع کرنا تھا اور موسیٰؑ پہلے سے تیار تھے۔ پس موسیٰؑ پہلے نکل گئے اور فرعون پیچھے نکلا۔ مگر جاتے جاتے جب لشکر فرعون اور موسیٰؑ کے ساتھیوں کا آمنا سامنا ہوا۔

تو موسیٰؑ کے ساتھی جو صدیوں سے فرعون کے غلام چلے آرہے تھے ڈر گئے اور شور مچانے لگے کہ اے موسیٰؑ ہم تو مارے گئے اور پکڑے گئے۔ اس پر موسیٰؑ نے کہا کہ ایسا گمان مت کرو۔ اس لشکر کے ساتھ فرعون ہے اور میرے لشکر کے ساتھ خدا ہے۔ اور خدا تعالیٰ یقیناً ہمیں پار لے جائے گا۔ خدا تعالیٰ پر توکل کا یہ ایک نہایت ہی شاندار نمونہ ہے۔ جو حضرت موسیٰؑ نے دکھایا مگر اس صداقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انتہائی خطرات میں چاروں طرف سے گھرے ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ پر جس کامل یقین اور ایمان کا مظاہرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ وہ اس واقعے سے کہیں زیادہ شاندار اور ایمان افزا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم ملا تو آپ حضرت ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ لے کر جبل ثور کی طرف تشریف لے گئے۔ جو مکہ سے کوئی ۶-۷ میل کے فاصلے پر ہے اور اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ صبح جب کفار نے دیکھا کہ آپ اپنے گھر میں موجود نہیں اور ہر قسم کے پہرے کے باوجود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامیابی کے ساتھ نکل گئے ہیں۔ تو وہ فوراً آپ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور انہوں نے مکہ کے چند بہترین کھوجی جو پاؤں کے نشانات پہچاننے میں بڑی بھاری دسترس رکھتے تھے۔ اپنے ساتھ لیے جو انہیں جبل ثور پر لے آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ بس۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہیں تو یہیں ہیں۔ اس سے آگے اور کہیں نشان نہیں ملتا۔ اس وقت یہ کیفیت تھی کہ دشمن غار کے عین سر پر کھڑا تھا اور غار کا منہ تنگ نہیں تھا جس کے اندر جھانکنا مشکل ہو مگر وہ ایک فراخ منہ کی کھلی غار ہے جس کے اندر جھانک کر بڑی آسانی سے معلوم کیا جا سکتا تھا کہ کوئی شخص اندر بیٹھا ہے یا نہیں مگر ایسی حالت میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی خوف طاری نہیں ہوتا بلکہ آپ کی قوتِ قدسیہ کی برکت سے حضرت ابوبکرؓ کا دل بھی مضبوط رہتا ہے اور وہ موسیٰؑ کے ساتھیوں کی طرح یہ نہیں کہتے کہ ہم پکڑے گئے بلکہ انہوں نے اگر کچھ کہا تھا تو یہ کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دشمن اتنا قریب پہنچ چکا ہے کہ وہ اگر ذرا بھی نظر نیچی کرے تو ہمیں دیکھ سکتا ہے مگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکت یا ابا بکر اثنان اللہ ثالثھما۔ ابوبکرؓ! خاموش رہو۔ ہم اس وقت دو نہیں بلکہ اس وقت ہمارے ساتھ تیسرا خدا بھی ہے پھر وہ کیونکر ہمیں دیکھ سکتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ باوجود اس کے کہ دشمن غار کے سر تک پہنچ چکا تھا پھر بھی اسے یہ توفیق نہ ملی کہ وہ آگے بڑھ کر جھانک سکتا

اور وہ وہیں سے بڑبڑاتے واہی تباہی باتیں کرتے ہوئے واپس چلا گیا۔ غرض اس واقعہ کا ایک پہلو یہ ہے کہ موسیٰؑ کے ساتھیوں نے گھبرا کر یہ کہا کہ اے موسیٰؑ ہم پکڑے گئے۔ گویا انہوں نے اپنے ساتھ موسیٰؑ کو بھی لپیٹ لیا۔ اور خیال کیا کہ اب ہم سب فرعون کی گرفت میں آنے والے ہیں۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل نے آپ کے ساتھی پر بھی ایسا اثر ڈالا کہ اس کی زبان سے بھی یہ الفاظ نہ نکلے کہ ہم پکڑے گئے بلکہ اس نے کہا تو صرف یہ کہ دشمن اتنا قریب آ چکا ہے کہ اگر وہ ہمیں دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واہمے کو بھی برداشت نہ کیا اور فرمایا کہ ایسا خیال بھی مت کرو۔ ہم اس وقت دو نہیں بلکہ ہمارے ساتھ ایک اور بھی ہستی ہے اور وہ ہمارا خدا ہے پھر حضرت موسیٰؑ جب مصر سے نکلے تو وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے جسے بائبل نے اپنی شاعرانہ زبان میں لاکھوں بنا دیا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک آدمی تھا اور گو وہ ایک آدمی بھی اپنے ایمان کے لحاظ سے سوا لاکھ پر بھاری تھا مگر بہرحال وہ فردِ واحد ہی تھا کوئی بڑی بھاری جمعیت اس کے ساتھ نہیں تھی۔ پھر موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے بھاگنے کے لئے ایک کھلا راستہ تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ محصور ہوئے اس میں سے نکلنے کا اور کوئی راستہ نہ تھا۔ مگر باوجود اس کے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک آدمی تھا۔ اور باوجود اس کے کہ دشمن سے بھاگنے کا آپ کے سامنے کوئی راستہ نہیں تھا اور پھر آپ بالکل نہتے تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھا اور فرمایا۔ ابوبکر غم مت کر یقیناً ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔

شاید ہو نخلِ خواب ثمر بار اس برس
اُس نے کیا ہے پھر نیا سنگار اس برس

ہے آرزو گلاب کھلیں شاخ شاخ پر
حسرت یہ ہے نیام ہو تلوار اس برس

بیلوں سے لہلہائے گھروں پر بسنت رُت
پھولوں سے کھل اُٹھیں در و دیوار اس برس

آنگن تمام رنگ سے ہوں کشتِ زعفران
چوپال خوشبوؤں سے ہوں گلزار اس برس

چہرے فروغِ جاں سے ہوں آئینۂ بہار
سینے کشادِ دل سے ہوں دوچار اس برس

پُوتوں پھلے نگارِ وطن تیری سرزمیں
دُودھوں نہائیں کوچہ و بازار اس برس

کچھ اور خم کریں مرے جذبے سرِ نیاز
کچھ اور سرفراز ہوں انکار اس برس

اے ربِّ عالمین ترے لطف سے رہیں
محفوظ مومنین سے کفّار اس برس

اکبر وہ شوخ بھی ہو کبھی مجھ پہ مہرباں
اُس کے بھی دل لگیں مرے اشعار اس برس

اکبر حمیدی

صبر کنندہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب ۔ اسامہ بن زیدؓ

"اسامہ" نام کنیت ابو محمدؐ۔ والد کا نام زید بن حارثہ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ بولا بیٹا کہا تھا۔ والدہ کا نام ام ایمن ۔ قرآن پاک میں حضرت زید کے بارہ میں فرمایا "اللہ نے اس پر انعام کیا اور آپ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے" ان کی انگوٹھی پر یہ الفاظ کندہ تھے ۔ "حِبّ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" "رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب"۔

ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک زانو پر ان کو بٹھایا اور دوسرے پر حضرت حسن کو اور اپنے مولا سے یوں التجا کی پروردگار میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ۔

ایک بار مخزوم قبیلہ کی فاطمہ نامی عورت نے کوئی چوری کی ۔ اس پر بعض کو خیال ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں عرض کی جانی چاہیئے ۔ اور یہ قرعہ فال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہونے کی وجہ سے حضرت اسامہ کے نام پڑا۔ حضرت اسامہ بن زید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اس بارہ میں عرض کی ۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ بنی اسرائیل کی یہ عادت تھی کہ جب کسی بڑے نے قصور کیا تو اسے چھوڑ دیا اور جب کسی کمزور سے جرم سرزد ہوا اسے پکڑ لیا۔ فرمایا " خدا کی قسم یہ فاطمہ مخزومیہ ہے اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دوں۔

حضرت عمرؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں جب صحابہؓ کے روزینے مقرر فرمائے تو اسامہ کا پانچ ہزار مقرر کیا اور اپنے فقیہہ بیٹے ابنِ عمر کا دو ہزار۔ اس پر ابنِ عمر نے کہا میں تو بدر میں شریک تھا اور آپ نے مجھ پر اسامہ کو فوقیت دی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم سے زیادہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عزیز تھا اور تمہارے باپ سے زیادہ اس کا باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزیز تھا۔ میں نے اپنی محبت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ترجیح دی ہے۔

ایک موقعہ پر جنگ کے دوران انہوں نے کسی پر تلوار لہرائی تو اس نے جلدی سے کلمہ پڑھ لیا۔ انہوں نے اس کے باوجود اسے قتل کر دیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی تو آپؐ نے فرمایا ۔ اسامہ تو نے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا۔ اسامہ نے عرض کی حضور اس نے جان بچانے کے لئے ایسا کیا تھا ۔ حضور نے فرمایا اسامہ اس وقت کیا کرو گے جب کلمہ احتجاج کرے گا اور بار بار حضور یہی فرماتے رہے تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بار بار فرمانے پر حضرت اسامہ کہتے ہیں مجھے اتنی خفت ہوئی کہ میں نے کہا کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔ چنانچہ جب حضرت علیؓ اور معاویہ کی باہم جنگ ہوئی تو یہ کسی طرف سے بھی لڑائی میں حصہ نہ لیتے اور کہتے میں نے اس دن سے عہد کیا ہے کہ کسی کلمہ گو کو قتل نہ کروں گا۔

۸ھ میں جنگ موتہ کے سپہ سالار اسامہ بن زید کے والد زید کو مقرر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زید شہید ہو جائیں تو فوج کی کمان جعفر بن ابی طالب سنبھالیں اگر جعفر شہید ہو جائیں تو قائد لشکر عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ ان تینوں نے جامِ شہادت نوش کیا تو خالد بن ولید نے فوج کی کمان سنبھال لی۔ اس روز حضرت خالد بن ولید نے سات تلواریں لڑتے ہوئے توڑیں۔ اور حضرت جعفر نے دونوں ہاتھ کٹوائے اور اسی سے زائد زخم کھائے یہ سب سینہ کی جانب تھے پشت کی جانب کوئی زخم نہ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں شام کی طرف جو لشکر روانہ فرمایا اس لشکر کے قائد اسامہ کو مقرر فرمایا۔ اس وقت اسامہ کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی اور حضرت عمر جیسے اکابر صحابہ اس لشکر میں شامل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی وجہ سے لشکر کی روانگی رک گئی ۔ اسی لشکر کے متعلق حضرت ابو بکرؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں فرمایا تھا ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال کہ اس لشکر کو روکے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا ۔ اور پھر خود لشکر کی مشایعت میں اسے الوداع کہنے کے لئے پیدل مدینہ سے باہر تشریف لے گئے ۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں ایک روز حضرت اسامہ اور زید چارپائی پر اکھٹے لیٹے ہوئے تھے دونوں کے پاؤں چادر سے باہر تھے ایک قیافہ شناس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر فرمایا۔ یہ پاؤں ایسے دو آدمیوں کے ہیں جو باپ بیٹا ہیں ۔

شیخ محمد نعیم شاہد ۔ واہ کینٹ

حضرت حافظ جلال الدین "امام سیوطی"

"اللہ تعالٰی نے مجھے سات علوم میں مہارت عطا کی ہے" (سیوطی)

حضرت امام سیوطیؒ یکم رجب ۸۴۹ ہجری (۳ اکتوبر ۱۴۴۵ء) کو قاہرہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام شیخ کمال الدین ابوبکر شافعی تھا۔ ان کا خاندان عراق و ایران سے ہجرت کر کے مصر آیا تھا۔ آپ کے والد سیوط کے قاضی تھے اس لئے سیوطی کہلائے ۔ شیخ کمال الدین علامہ ابن حجر عسقلانی کے شاگرد اور "مستکفی باللہ" کے امام الصلوٰۃ تھے ۔ اور شاہی محل میں رہتے تھے ۔ اسلئے امام سیوطیؒ کی ابتدائی نشوونما محل میں ہوئی۔ امام سیوطیؒ نے بچپن ہی میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ اس لئے اس کے بعد آپ کے والد نے تعلیم و تربیت کیلئے آپ کو دو علماء شہاب الدین طباخ اور ابن ہمام کے سپرد کر دیا ۔ اسی دوران آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اور ہر دو اساتذہ نے کمال محنت اور مشقت سے امام سیوطیؒ کی تربیت کی۔

حضرت امام سیوطیؒ کا حافظہ بڑا عمدہ تھا حفظِ قرآن کے بعد ۸ سال کی عمر میں مشہور کتب "العمدۃ" اور "المنہاج" یاد کر لیں۔ ۲۰ سال کی عمر میں عین جوانی میں حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ سفرِ حج کے دوران یمن ۔ حجاز مقدس ۔ شام ۔ بلادِ مغرب اور ہندوستان کی سیاحت کی ۔ حج اور سیاحت سے واپسی پر "مدرسہ الشیخونیہ" میں مدرس ہوئے ۔ جہاں آپ کے والد مرحوم مدرس ہوتے تھے تدریس کے ساتھ ساتھ تفسیر حدیث ۔ فقہ تاریخ ۔ معانی و بیان کا علم حاصل کرتے رہے علم حدیث کے لئے ۱۵۰ سے زائد اساتذہ سے استفادہ کیا۔

حضرت امام سیوطیؒ بڑی جامع العلوم شخصیت کے مالک تھے اور سات علوم میں مہارت کے مدعی تھے ۔ اپنی کتاب "حسن المحاضرۃ" میں لکھتے ہیں۔

" اللہ تعالٰی نے مجھے سات علوم میں مہارت عطا کی ہے ۔ تفسیر[۱]، حدیث[۲] فقہ[۳] نحو[۴]، معانی[۵]، بیان[۶] اور بدیع ..... علم حساب میرے ذہن کے لئے ایک بوجھ ہے ۔ اور مجھے اس سے کوئی مناسبت نہیں البتہ مجھ میں بفضلہ تعالٰی اجتہاد کی تمام شرائط موجود ہیں۔" (جلد اول صفحہ ۱۹۰)

حضرت امام سیوطیؒ زود نویس، زود تالیف اور حاضر دماغ عالم باعمل شخصیت تھے۔ ان کے شاگردوں کا بیان ہے کہ امام سیوطیؒ تصنیف و تالیف اور املاء حدیث کے دوران شدید مصروفیت میں بھی حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیا کرتے تھے ۔

قرآن کریم کی مشہور تفسیر "جلالین" کا نصف اوّل آپ نے لکھا۔ اس تفسیر کا آغاز دراصل آپ کے استاد حضرت جلال الدین محلّی (متوفیٰ ۸۶۴ ھجری) نے کیا تھا۔ محلّی نے سورۃ کہف سے "ناس" تک تفسیر لکھی کہ ان کی وفات ہو گئی۔ اسطرح سورۃ فاتحہ سے کہف تک امام سیوطیؒ نے تفسیر لکھ کر استاد کے کام کی تکمیل کی ۔ اور دونوں مصنفین کے نام چونکہ جلال الدین تھے اسلئے تفسیر کا نام دونوں کی یاد میں "جلالین" رکھا (یعنی جلال الدین محلّی اور جلال الدین سیوطیؒ کی تفسیر)

حضرت امام سیوطیؒ بڑے جید عالم اور فہم القرآن رکھنے والے تھے اپنے لدنی علم کی وجہ سے تفسیر کا پہلا حصہ (جو کم و بیش ۱۵ پاروں پر مشتمل تھا) اپنی عمر کے ۲۱ ویں سال (۸۷۰ ھجری میں) صرف ۴۰ دن میں مکمل کیا۔ اور پھر دیگر علمی اور دینی مصروفیات کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ ہندوستان کے ایک عالم سلام اللہ رامپوری نے تفسیر "جلالین" کا حاشیہ لکھ کر اس کا نام "الکمالین علی الجلالین" رکھا۔

حضرت امام سیوطی دسویں صدی کے مشہور فقیہہ ۔ محدث اور مفسر کے ساتھ مجدد بھی تھے ۔ اپنی علمی کاوشوں اور تصنیفات سے دین متین کی تجدید کی ۔ اور امت کے

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

مراکش کے متعلق

شاہ حسن ثانی کو مراکش پر حکومت کرتے تیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ چونکہ وسائل کے لحاظ سے یہ خطہ نہایت زرخیز ہے اس لئے ایک لمبے عرصے سے اسے نہایت مستحکم حکومت والا خطہ سمجھا جاتا رہا ہے گزشتہ سال دسمبر کے آخری دنوں میں وہاں کی تین ٹریڈ یونینوں میں سے دو نے سٹرائک کروائی اور اس سٹرائک کے نتیجے میں متعدد افراد ہلاک بھی ہوئے اور زخمی بھی۔ اور بہت سا سامان بھی تباہ و برباد ہوا۔ لوگ اس سٹرائک کے دوران اور اس سے کچھ پہلے بھی یہ سوچتے بھی تھے اور نعرہ بھی لگاتے تھے کہ شاہ حسن امیروں کی بات کرتے ہیں اور غریبوں کو انہوں نے چھوڑ رکھا ہے۔ ان کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں۔ یہ سٹرائک جو گزشتہ دسمبر میں ہوئی اگرچہ ملک گیر تو نہیں تھی لیکن بڑے بڑے شہروں میں سے فیض میں اس کا بہت اثر ہوا۔ فیض مراکش کا بہت پرانا شہر ہے جن لوگوں نے وہاں سٹرائک کا ہلا گلا کیا۔ ان کو اب عدالتیں خاصی سخت سزائیں دے رہی ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس وقت تک ۴۰ آدمی جیل بھیجے جا چکے ہیں اور ان میں سے کم از کم ۱۲ ایسے ہیں جنہیں ۷ سال کی سزا سنائی گئی ہے اور ان کے علاوہ متعدد مزید لوگوں کو بھی اس سلسلے میں عدالتوں میں لایا جا رہا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ جہاں تک اس مسئلے کا حل ہے۔ عدالتوں کے فیصلے چاہے کتنے ہی سخت کیوں نہ ہوں۔ وہ کوئی حل پیش نہیں کر سکتے۔ ان سزاؤں کے باوجود بڑے شہروں میں فضائیں خاصی گھٹن ہے معلوم تو یوں ہوتا تھا کہ ایک اچھے بھلے مستحکم اور معاشی لحاظ سے مضبوط ملک میں یہ سٹرائک اچانک ہی واقع ہو گئی لیکن جو لوگ حالات سے واقف ہیں اور جن کی بدلتے ہوئے حالات پر گہری نظر ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ دراصل کئی مہینوں سے یہ ناسور پک رہا تھا۔ جہاں تک اس کے مسائل کا تعلق ہے۔ ساری دنیا کے فاسفیٹ برآمد کرنے والوں میں یہ تیسرے نمبر پر آتا ہے اور سیاحوں کی اتنی کثرت یہاں آتی ہے کہ کہا جا سکتا ہے کہ سیاحت میں یہ ملک بہت سے ملکوں سے بہت آگے ہے۔ ایک سال میں ۱۵ لاکھ کے قریب لوگ سیاحت کے لئے مراکش میں آتے ہیں۔ سٹرائک کی اصل وجہ جو بیان کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ معیارِ زندگی گر رہا ہے اور اس کی طرف کسی کو توجہ نہیں ہے۔ جیسے پہلے کہا گیا ہے سٹرائک دو ٹریڈ یونینز نے کروائی تھی۔ ایک ٹریڈ یونین کے سربراہ عبدالرزاق عافی لال ہیں اور دوسری کے نوبیل اموئی تیسری یونین نے ان کے ساتھ ہمدردی کے باوجود سٹرائک میں حصہ نہیں لیا حکومت نے تو یہ اعلان کر دیا تھا کہ یہ سٹرائک غیر قانونی ہے لیکن ٹریڈ یونینز نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس سٹرائک کو کامیاب بنانے میں بھرپور حصہ لیا۔ اگرچہ کاسا بلانکا کے صنعتی شہر میں تو سٹرائک کا اثر نہیں ہوا اور اسی طرح رباط میں بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔ لیکن اندرونی ملک میں فیض کے مقام پر لوگوں نے اپنے دبائے ہوئے جذبات کا خوب خوب اظہار کیا۔ فیض کی طرح ٹانجیر میں بھی سٹرائک بڑی کامیاب رہی۔ اگرچہ فیض بذاتِ خود تو بہت امیر کھاتا پیتا شہر ہے لیکن اس کے قرب و جوار میں چھوٹی چھوٹی غربت زدہ بستیاں موجود ہیں۔ اور ان بستیوں میں رہنے والے وہ لوگ ہیں جو گاؤں سے چل کر شہر اس لئے آتے ہیں کہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔ اس وقت مراکش میں بے روزگاری بھی بہت زیادہ ہے اگرچہ حکومت تو کہتی ہے کہ بیروزگاری کی شرح ۱۳ فی صد ہے لیکن تجزیہ نگار اس شرح کو اس سے بہت زیادہ سمجھتے ہیں۔ یہ عنصر بھی قابل غور ہے کہ اس کی آبادی تین کروڑ ہے اور اس میں سے ۲/۳ ، ۲۵ سال کی عمر سے کم کے لوگ ہیں۔ اور یہ ۲۵ فی صدی ایسا ہے کہ ان کے پچاس فیصد بے روزگار ہیں تعلیم کی یہ حالت ہے کہ وہاں ۷۰ فی صد لوگ ناخواندہ ہیں لیکن اچھے لکھے پڑھے بھی اس وقت نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور انہیں کامیابی نہیں ہوتی۔

حکومت کے ایک مخالف عبدالمومنٹ ڈیوری جو خود تارک وطن ہو کر فرانس میں رہائش اختیار کر چکے ہیں کہتے ہیں کہ مراکش میں ایک کروڑ لوگ تو اچھی خاصی زندگی بسر کر رہے ہیں ایک کروڑ لوگ ایسے ہیں جنہیں غربت کے خانے میں ڈالا جا سکتا ہے اور ایک کروڑ لوگ ایسے ہیں جنہیں کم سے کم آمدنی جس سے انسان زندگی بسر کرے وہ بھی میسر نہیں ہے یعنی ۳۰ سنٹ بھی انہیں نہیں ملتے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ سٹرائک کے دوران کتنے آدمی ہلاک ہوئے کیونکہ مختلف ذرائع سے مختلف تعداد سامنے آتی رہی ہے۔ حکومت کہتی ہے کہ اس دوران ۵ افراد ہلاک ہوئے اور ۱۲۷ فیض میں مجروح ہوئے لیکن طبی ذرائع کا کہنا ہے کہ ۳۵ سے ۴۰ افراد ہلاک ہوئے تھے بلکہ ایک مخالف اخبار نے تو یہاں تک لکھا کہ سارے ملک میں تو ۶۵ افراد ہلاک ہوئے اور صرف فیض میں ۴۹ نوجوان اس نہج پر سوچتے ہیں کہ اگر خاصی زبردست تبدیلیاں نہ لائی جائیں۔ تو مراکش میں نہ بے روزگاری دور ہو سکتی ہے نہ غربت کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ ٹریڈ یونین فی الحال صرف اس بات پر غور کر رہی ہے کہ مراکش میں سٹرائک کا حق حاصل ہے یا نہیں اور اگر ہے تو حکومت کس حد تک انسانی بنیادی حقوق پر قدغن لگا سکتی ہے سوشلسٹ یونین پارٹی وزیرِ اعظم پر خاصی سخت تنقید کرتی ہے۔

ایک خاص بات جو اب سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ شاہ حسن کو زیادہ سے زیادہ سیاسی میدان میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک یونین کے سربراہ ڈیوری کہتے ہیں کہ اگرچہ مراکش وسائل کے لحاظ سے خاصا امیر ہے۔ لیکن اس کے باوجود معیارِ زندگی گرتا ہی چلا جا رہا ہے۔ صحرائی ملکوں میں اب یہ غریب ملک شمار ہونے لگا ہے یہ تو زائرے سے بھی زیادہ غریب ہے۔ لیکن سیاسی لوگ کہتے ہیں کہ یہ بات شاہ حسن کو نظر نہیں آتی۔ کیونکہ تمام ڈکٹیٹر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی سربراہی میں سب کچھ اچھا ہی اچھا ہے۔ جہاں تک فیض اور کاسا بلانکا کی گلیوں کا سوال ہے وہاں تو یہ سوال ہر وقت پوچھا جاتا ہے۔ کہ شاہ حسن امیروں کی کیوں طرفداری کرتے ہیں اور غریب لوگوں کو انہوں نے کیوں بے سہارا چھوڑ رکھا ہے۔

شاہ حسن کی عمر اس وقت ۶۱ سال ہے اور عین ممکن ہے کہ اگر یہ حالات جاری رہے تو انہیں اپنی بادشاہت کی فکر کرنی پڑے گی اگرچہ لوگ یہ تو نہیں چاہتے کہ بادشاہت سے چھٹکارا حاصل کیا جائے لیکن شاہ حسن سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوششوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ گزشتہ دنوں انہوں نے فرانس میں شائع ہونے والی ایک کتاب پر تنقید کی تھی اور کہا تھا کہ اس میں ان کے متعلق یہ بات غلط طور پر درج ہے کہ وہ اپنے ملک کے باشندوں کے بنیادی انسانی حقوق دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اب وہاں ایک قدامت پسند طبقہ بھی پیدا ہو گیا ہے جو اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ملک میں اس قسم کی بادشاہت ہو جیسی کہ شاہ حسن کے وقت میں دیکھنے میں آ رہی ہے۔ بہت سے لوگ مراکش میں اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ بادشاہت تو رہے لیکن یہ دستوری بادشاہت ہونی چاہیئے۔ چونکہ شاہ حسن اپنے آپ کو ایک باوقار سربراہ مملکت پیش کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے دستوری بادشاہت شائد قابل قبول نہ ہو۔ اگر موجودہ وقت میں ان کی ناپسندیدہ باتیں دیکھی جائیں تو انہوں نے سب سے پہلے موجودہ خلیجی جنگ کے لئے امریکہ کو فوجی فراہم کئے۔ اور اس تنازعے کے آغاز میں یوں لگتا تھا کہ وہ کلیدی کردار ادا کر کے وہاں امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن بعد میں پتہ چلا خلیج تو دور کی بات ہے۔ انہیں سب سے پہلے اپنے گھر کی خبر لینی چاہیئے۔ وہاں کے حالات کا جائزہ لے کر انہیں یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ مسائل کیا ہیں اور ان مسائل کا حل کس طرح تسلی بخش طور پر ڈھونڈا جا سکتا ہے۔

فرنٹیئر پوسٹ میں ایک خط

فرنٹیئر پوسٹ ۔ ہفتہ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۰ء نے مندرجہ ذیل خط شائع کیا۔ خط کا عنوان ہے۔ پاکستانی ایڈوائیزر کو روکیئے۔ متن میں لکھا ہے "میں آپ کے حقیقت پسندانہ اور جرأت مندانہ بروقت ایڈیٹوریل کے لئے آپ کا ممنون ہوں۔ یہ آپ کا ایڈیٹوریل ۲۶ نومبر کے فرنٹیئر پوسٹ میں "A CLOSING OF THE MIND" دلوں کے دروازوں کا بند ہو جانا، شائع ہوا ہے۔ آپ کا یہ خیال کہ مذہب پرستوں کا یہ کہنا کہ پاکستان کو ایک سنی سٹیٹ بنایا جائے اور احمدیوں کو یہ انتباہ کرنا کہ اگر وہ پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں تو انہیں اسلام قبول کر لینا چاہیئے یہ سارے غیر معقول مطالبات پاکستان کے ہر امن پسند شہری کے دل میں خوف پیدا کرتے ہیں ملا لوگوں کے ان خیالات کے اظہار کا نوٹس لیا جانا چاہیئے۔ اور یہ کام ان سب لوگوں کا ہے جو پاکستان کی حکومت میں کسی نہ کسی طرح عمل دخل رکھتے ہیں آپ نے بالکل صحیح نتیجہ نکالا ہے اور یہ بات دلوں میں دہشت پیدا کرنے والی ہے کہ سنی سٹیٹ قائم ہونے کے بعد تمام شیعہ مسلمان اقلیت بن جائیں گے اور کہ احمدیوں کو بھی انتباہ کیا گیا ہے وہ جبر (اکراہ) کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کی اسلام ممانعت کرتا ہے۔ اور پاکستان کا دستور احمدیوں کی حفاظت کا اس لئے ضامن ہے کہ ہم انہیں اقلیت کہتے ہیں۔ لیکن دستور کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کون پرواہ کرتا ہے۔ جب سے کہ اس وقت کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے ایک نہایت ناپسندیدہ قادیانی آرڈیننس ۱۹۸۴ء میں جاری کیا تھا ملاؤں نے اسے اپنا آسمانی فریضہ سمجھ لیا ہے کہ جسے چاہے تہ تیغ کر دیں اور احمدیوں میں سے جن کے چاہیں گھروں کو تباہ و برباد کر دیں۔ تین درجن سے زیادہ احمدی عمائدین پر حملے کئے جا چکے ہیں اور ان میں سے ۲۰ افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اس عرصے میں نامور احمدی جن کو موت کے گھاٹ اتارا گیا ان میں عورتوں کی بیماریوں کے سپیشلسٹ ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر حیدر آباد کے تھے اور ڈاکٹر عبدالقادر قدیر فیصل آباد کے۔ ایک "مولانا" محمد اسلم قریشی نے مسٹر ایم۔ ایم احمد کی جان لینے کے لئے بھی اسلام آباد میں حملہ کیا تھا۔ جب کہ مسٹر احمد پاکستان کے قائم مقام صدر تھے۔ یہ بات ۷۰ء کے دہاکے کی ہے۔ مجرم پکڑا گیا اور اسے قید کی سزا بھی ہوئی لیکن بعد میں اسے چھوڑ دیا گیا۔ یہی مولانا سیالکوٹ میں اپنے گھر سے روپوش ہو گئے اور مولویوں نے الزام لگایا کہ احمدیوں نے اسے اغوا کر لیا ہے۔ اور قتل کر کے کسی جگہ دفن کر دیا ہے۔ لیکن جولائی ۱۹۸۸ء میں یہ روپوش مولانا دوبارہ ظاہر ہو گئے اور اپنے ٹی۔ وی۔ انٹرویو میں اس افسوس کا اظہار کیا کہ گذشتہ پانچ سال کی روپوشی کے دوران کئی احمدیوں کو اس الزام میں ملوث کیا گیا تھا کہ اس مولانا کو قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ دوبارہ آزاد زندگی بسر کرنے لگے اور انہوں نے مسٹر سرفراز احمد جو سیالکوٹ میں ایک معروف احمدی ایڈووکیٹ ہیں کی کمر میں چھرا گھونپ دیا۔ ۱۹۸۸ء کے رمضان میں ننکانہ صاحب میں احمدیوں کے تقریباً ۲ درجن گھر مکمل طور پر جلا دئے گئے۔ اسی سال عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد چک سکندر میں احمدیوں کے تقریباً ۸۰ مکانات لوٹے گئے اور جلائے گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی ۱۰۰ کے قریب جانور بھی تلف کئے گئے۔ ان تمام قتل، لوٹ مار اور آتش زنی کے واقعات جو امن پسند لوگوں کے خلاف کئے گئے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی رجسٹر نہیں کیا گیا اور کسی کو بھی قانون کی زد میں نہ لایا گیا۔ جن لوگوں کو مبینہ طور پر جرم کرتے ہوئے دیکھا گیا انہیں پولیس کے حوالے تو کیا گیا لیکن اوپر سے آمدہ احکامات کی بنا پر انہیں چھوڑ دیا گیا۔ یہ واقعی ایک بہت بڑا غیر انسانی اور ظالمانہ فعل ہے۔ آپ نے اس ساری بات کو صحیح انداز میں پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مذہبی دلوں پر مہر لگنے والی بات ہے پاکستان میں۔ اور بار بار اس انتباہ کی ضرورت ہے کہ اگر ایسے واقعات کو جاری رہنے دیا گیا تو پاکستان میں بھی اسی طرح کے ایڈوانی پیدا ہو جائیں گے جو حکومت کے اغراض و مقاصد پر بھی تبر رکھیں گے۔

احمدیوں کی دو درجن کے قریب عبادتگاہیں یا سیل کر دی گئی ہیں یا لوٹ لی گئی ہیں یا انہیں اپنا لیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ پاکستان میں مولویوں نے کیا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر غیر اسلامی ہے۔ نئی منتخب ہونے والی حکومت کو وفاقی اور صوبائی سطح پر کوشش کرنی چاہئیے کہ وہ اپنا بنیادی فریضہ ادا کرتے ہوئے تمام شہریوں کی عزت اور ان کے انسانی حقوق کا تحفظ کرے۔ کوئی شخص خواہ وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو اسے دوسروں کی زندگی سے کھیلنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئیے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کے لئے یہ بات فرض قرار دیتا ہے کہ وہ نہ صرف انصاف کریں بلکہ احسان کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے نئے امراء یعنی اسلامی جمہوری اتحاد پارٹی والے انصاف اور احسان کے معنوں سے واقف ہیں پاکستان کے احمدیوں کو ان دونوں باتوں کی انتہائی ضرورت ہے۔ اور موجودہ حالات میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان سے بڑھ کر کسی اور کو انصاف اور احسان کی ضرورت نہیں۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

صاحب نے ہی دعا کروائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۹۳ سال تھی۔ آپ ۱۹۲۷ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ۱۹۳۱ء میں وصیت کی۔ اور پھر تقریباً ۵۰ سال تک جماعت احمدیہ چک ۲۷۰ الف کا چیلو کے صدر رہے۔ نہایت ہی سادہ، دعا گو اور مہمان نواز تھے اور ہر وقت خدمت سلسلہ کے لئے اپنے آپ کو وقف رکھتے تھے۔ آپ نے تین بیٹے چار بیٹیاں اور کئی پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند کرے اور سب پسماندگان کو صبر کی توفیق دے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"انسان کو چاہئیے کہ ہمیشہ دعائیں لگا رہے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی سچی تڑپ اور سچی خواہش پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کی محبت کی پیاس دل میں پیدا کرے تاکہ پھر خدا تعالیٰ کا فیضان بھی اس کی نصرت کرے اور اسے قدرت نمائی سے اٹھائے"

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے اپنے دوسرے امن مشن کے پہلے مرحلے میں طرابلس میں لیبیا کے صدر اور وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ لیبیا کے وزیر اعظم نے پاکستان کے وزیر اعظم کے اعزاز میں عشائیہ دیا اور دونوں برادر ملکوں کے مابین پرانے رشتوں کی تجدید کے عزم کا اظہار کیا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وہ اپنے امن مشن کے سلسلہ میں چین اور روس کا دورہ کرنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

○ آل پارٹیز کانفرنس کی اپیل پر اتوار کو ملک بھر میں ہڑتال ہوئی۔ عراقی مسلمانوں سے اظہار یکجہتی اور اتحادی ملکوں کے حملوں کے خلاف جلوس نکالے گئے۔

○ سکھر میں خونریز لسانی فسادات کی نئی لہر کے دوران ۱۲ افراد ہلاک اور دس زخمی ہو گئے۔ شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ وقفے وقفے سے فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ منڈی بہاؤالدین کے قریب موضع مکھنانوالہ کے ایک خاندان کے افراد پیشی بھگتنے کے لئے ویگن میں سوار گجرات جا رہے تھے کہ مخالف گروپ نے فائرنگ کر کے سات افراد کو ہلاک کر دیا۔ ایک زخمی کی حالت نازک ہے۔

○ لاہور پولیس نے چھاپہ مار کر ایک رکن صوبائی اسمبلی خالد جاوید وڑک سمیت ۱۱ افراد کو گرفتار کر لیا۔ ان پر چھت پر چڑھ کر پتنگیں اڑانے اور فائرنگ کرنے کا الزام ہے۔

○ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کے پریس نوٹ کے مطابق کرفیو میں دو گھنٹے کی نرمی دی گئی اور اس دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ اب تک تقریباً ۲ سو افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

○ جھنگ میں انجمن سپاہ صحابہ نے ناجائز گرفتاریوں پر احتجاجی ہڑتال کا اعلان کیا ہے اور فوری طور پر کرفیو ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ وادی کوئٹہ اور گرد و نواح میں مسلسل بارشوں سے متعدد کچے مکانات گر گئے جس کے نتیجہ میں درجنوں افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ ریڈیو تہران نے انکشاف کیا ہے کہ افغان مجاہدین سمیت تیسری دنیا کے متعدد ممالک سے سعودی عرب پہنچنے والے ہزاروں نیم فوجی رضاکار عراق کے خلاف لڑائی میں مصروف ہیں۔ اطلاع کے مطابق سینکڑوں افغان مجاہد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اتحادیوں نے ان رضاکاروں کو اگلے مورچوں پر متعین کیا ہے تاکہ ان کی اپنی فوجوں کا جانی نقصان کم سے کم ہو۔

○ اتحادی کمان نے دعویٰ کیا ہے کہ عراق کی جنگی قوت کو ۱۵ سے ۲۵ فیصد تک تباہ کیا جا چکا ہے۔ مواصلاتی نظام اتنا تباہ ہو چکا ہے کہ صدر صدام حسین اب محاذ کے کمانڈروں سے رابطہ نہیں کر سکتے۔ عراق کے ۴۲۰۰ ٹینکوں میں سے چھ سو تباہ ہو چکے ہیں۔

○ تل ابیب سے آمدہ اطلاعات کے مطابق وہاں عراقی سکڈ میزائیلوں کے حملوں سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے متعدد عمارتیں منہدم ہونے کے علاوہ ڈیڑھ سو جدید ترین اور پرآسائش سرکاری اپارٹمنٹس ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ تل ابیب کے دونوں ہسپتال زخمیوں اور لاشوں سے بھر گئے ہیں۔

○ امریکی وزیر دفاع اور جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین نے سعودی عرب میں کمانڈروں سے زمینی جنگ کی حکمت عملی پر صلاح مشورہ کیا ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
—مینجر

بقیہ: ص۱ سے آگے

وسلم ایک دفعہ نماز پڑھا رہے تھے کوئی بچہ رویا۔ تو آپ نے نماز جلد پڑھا کر ختم کر دی۔ پس نمازوں میں توجہ کے لئے ضروری ہے کہ ان احکام پر پوری طرح عمل کیا جائے خصوصاً عیدین اور جمعہ کی نمازوں کے مواقع پر ان باتوں پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ تاکہ عبادت بابرکت ہو اور توجہ کا موجب ہو اور نمازیوں کی نمازوں میں حرج واقع نہ ہو۔"

(خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۷۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت وتندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

محمد راشد ابن مکرم محمد سلیم شاہد صاحب
دارالعلوم غربی ربوہ

عطیۃ الباقی بنت مکرم رانا وسیم احمد صاحب
قلعہ کالہ والا ضلع سیالکوٹ

محمد نوید اللہ ابن مکرم محمد نصراللہ صاحب
دارالنصر شرقی ربوہ

عبدالمنان ابن مکرم محمد زمان صاحب
پوڑانوالہ ضلع گجرات

فرزانہ تبسم بنت مکرم ملک مسعود احمد صاحب
دارالعلوم جنوبی ربوہ

نصراللہ احمد ابن مکرم نذیر احمد صاحب سندھی
چک 185/7-R ضلع بہاولنگر

طاہر محمود ابن مکرم سلطان محمود صاحب
دارالیمن شرقی ربوہ

مبارز احمد ابن مکرم مظفر احمد صاحب
مربی سلسلہ نائیجیریا

سامیہ نسرین بنت مکرم محمد انور صاحب
دارالعلوم غربی ربوہ

محمد داؤد ابن مکرم محمد صدیق صاحب مجاہد
کنجاہ۔ گجرات

مبارز احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب
دارالصدر شمالی ربوہ

محمد طالع ابن مکرم محمد منور صاحب صدیقی
کوارٹر تحریک جدید ربوہ

عطاء المنعم ابن مکرم رانا وسیم احمد صاحب
قلعہ کالہ والا۔ ضلع سیالکوٹ

حسیب احمد انور ورک ابن مکرم محمد انور صاحب ورک
نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

ملک مودود احمد ظفر ابن مکرم ملک محمد ظفراللہ صاحب
عمرکوٹ ضلع راجن پور

عاصم نواز ابن مکرم محمد نواز صاحب
سرگودھا

مسلمہ رفعت بنت مکرم محمد اکرم صاحب
ٹنڈو اللہ یار حیدرآباد سندھ

ملیحہ احمد بنت مکرم ممتاز احمد صاحب
کارکن نظارت علیاء قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کی کھیلوں میں لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں ہو سکا

اے سی چنیوٹ کی طرف سے صرف مشروط اجازت دی گئی تھی

ربوہ — ناظر امور عامہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی طرف سے آل پاکستان احمدی خواتین کی سالانہ کھیلوں کے موقع پر مستورات کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۲۷۔ جنوری ۱۹۹۱ء کو اے۔ سی صاحب چنیوٹ کی خدمت میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت کی درخواست دی تھی۔ مگر تعجب ہے کہ اے۔ سی صاحب چنیوٹ نے آر۔ ایم صاحب ربوہ اور ایس۔ ایچ۔ او اور انچارج چوکی پولیس ربوہ سے درجہ بدرجہ رپورٹ حاصل کرنے کے بعد صرف اس صورت میں لاؤڈ سپیکر کی اجازت دی ہے کہ اگر صرف ربوہ کی خواتین کھیلوں میں حصہ لے رہی ہیں جبکہ باہر سے خواتین کے شامل ہونے کی صورت میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس وجہ سے چونکہ یہ اجازت عملاً قابل استعمال نہ تھی۔ لہٰذا لجنہ اماء اللہ کی کھیلوں میں لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں ہو سکا۔ جس کی وجہ سے خواتین کو بہت دشواری پیش آئی۔ یاد رہے کہ یہ کھیلیں ۹ - ۱۰۔ فروری کو لجنہ اماء اللہ کے مرکزی دفتر کے احاطہ میں ہوئیں۔

اجازت لاؤڈ سپیکر کے سلسلہ میں محکمانہ کارروائی کی نقل بھی شامل کی جا رہی ہے۔

درخواست برائے اجازت لاؤڈ سپیکر

بخدمت محترم اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ
ضلع جھنگ۔

گذارش ہے کہ مستورات کی تنظیم لجنہ اماء اللہ و ناصرات کا سالانہ دسواں آل پاکستان اتھلیٹکس اینڈ سپورٹس ٹورنامنٹ ۹ - ۱۰۔ فروری ۱۹۹۱ء کو دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ کی چار دیواری اور ایوان محمود کے اندر منعقد ہو رہا ہے۔ جس کا پروگرام لف ہٰذا ہے۔

ان مقابلہ جات میں کسی قسم کی تقاریر نہیں ہونگی۔ چونکہ ٹورنامنٹ میں کثیر تعداد شامل ہوگی اس لئے اعلانات وغیرہ کیلئے لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی ضرورت ہوگی۔ ہر ٹورنامنٹ ۸ بجے صبح سے ۶ بجے شام ہوگا۔

براہ کرم اس ٹورنامنٹ کے موقع پر لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔ گذشتہ سال کی منظوری کی فوٹو سٹیٹ آپ کے ملاحظہ کے لئے لف ہٰذا ہے

والسلام
خاکسار
مرزا خورشید احمد

تھانہ ربوہ — ضلع جھنگ

جناب عالی۔ گذارش ہے کہ رپورٹ مرتبہ محمد سلیم انچارج چوکی ربوہ مفصل اور قابل ملاحظہ ہے۔ درست ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر ہو چکا ہے۔ تاہم لاؤڈ سپیکر کے صرف اور صرف ٹورنامنٹ کے انعقاد کی غرض سے اندرون چار دیواری اور اس میں بھی یہ کہ اوقات نماز و اذان کی پابندی کرتے ہوئے، فرقہ وارانہ گفتگو، سیاسی تقاریر یا مذہبی دل آزاری کی غرض سے استعمال نہ کیا جاوے تو اجازت دینے پر غور فرمایا جا سکتا ہے۔

رپورٹ اصل مطابق ہے۔
دستخط
ایس۔ ایچ۔ او
تھانہ ربوہ
۳۱ - ۱ - ۹۱

انچارج چوکی ربوہ
برائے تفصیلی رپورٹ بھجوائی جا رہی ہے۔ موقع پر جا کر رپورٹ مفصل مرتب کریں۔
دستخط
ایس۔ ایچ۔ او ربوہ
۲۸ - ۱ - ۹۱

جناب عالی۔
مؤدبانہ گذارش ہے کہ اس وقت ایک درخواست بغرض منظوری لاؤڈ سپیکر برائے ٹورنامنٹ مستورات مورخہ ۹ - ۲ - ۹۱، ۱۰-۲-۹۱ بمقام دفتر لجنہ اماء اللہ کی چار دیواری اور ایوان محمود کے اندر موصول ہوئی ہے۔ گو سابقہ منظوری لاؤڈ سپیکر ہمراہ لف ہٰذا ہے چونکہ ربوہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ C.R.P.C کا نفاذ ہے اس لئے لاؤڈ سپیکر کی منظوری کی سفارش نہ کی جاتی ہے۔ مناسب حکم صادر فرمایا جاوے۔
دستخط (انچارج چوکی)

R. M
Rabwah for detailed report
Sd/-
A. C
Dated: 27-01-91

S. H. O. P/ Rawbah for detailed report
Sd/-
R. M. Rabwah.
Dated:28-01-91

Report of I/C police post Rabwah and S. H. O. Rabwah are contradicting which are attached for perusal please. I have been told that ladies from outside Rabwah are expected to participate in said proposed programme which may take a turn to be a programme other than sports. In such situation problem may arise. Submitted for necessary order. Worthy Assistant Commissioner Chiniot.

Sd/
R. M. Rabwah

ORDER

Loud speaker may be used if sports competition is confined to the participants of Rabwa and no other activity except sports takes place within the fourwalls.

Sd/
A.. C. Chiniot.

والدین متوجہ ہوں

ہمارے سکول کے میڈیکل آفیسر آج مورخہ ۱۱۔ فروری بروز سوموار ۱۰ بجے دن بچوں کا طبی معائنہ کرنے کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ والدین سے درخواست ہے اس موقع پر تشریف لائیں۔
پرنسپل
ڈیلیسنٹ انگلش سکول رجسٹرڈ
۲/۲۴ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

لئے بہت بڑا علمی خزانہ بطور ورثہ کے چھوڑا جن ساتھ علوم پر مہارت کا دعویٰ کرتے تھے آپ کی تمام تصانیف میں یہ دعویٰ غالب ہے مختلف النوع علوم پر آپکی تصانیف کی تعداد میں اختلاف ہے آپ کے شاگردوں اور دیگر راویوں کے بیان کے مطابق یہ تعداد چار سو سے ایک ہزار ہے۔ البتہ امام سیوطیؒ نے اپنی کتاب "حسن المحاضرۃ" میں تصنیفات کی تعداد تین سو لکھی ہے۔ ان کتب میں علمی مباحث کے علاوہ معاشرتی مسائل اور ان کے حل بڑی گہرائی اور علمیت سے بیان کئے گئے ہیں۔ مختلف کتب میں ان کی تصانیف کے سو کے قریب نام ملتے ہیں۔ بعض کے اردو تراجم بھی شائع ہوئے ہیں۔ ان سو میں سے چند ایک مشہور کتب درج ذیل ہیں۔ (۱) الاتقان فی علوم القرآن (۲) تاریخ الخلفاء (۳) تفسیر الجلالین (۴) مجمع البحرین (۵) حسن المحاضرہ (۶) ترجمان القرآن فی تفسیر المسند (۷) طبقات المفسدین (۸) طبقات الحفاظ (۹) لب اللباب (۱۰) شرح سیوطی (۱۱) الدیباج علی صحیح المسلم (۱۲) جمع الجوامع (۱۳) الدر المنشور (۱۴) الجامع الصغیر (۱۵) الایضاح فی علم النکاح (۱۶) البعث والنعیم (۱۷) مناقب امام ابو حنیفہ۔ (۱۸) الرحمت فی الطب والحکمۃ (۱۹) الطب النبوی (۲۰) علم الخط (۲۱) متشابہ القرآن (۲۲) مقامات السیوطی (۲۳) النہبۃ (۲۴) الخصائص الکبریٰ (۲۵) قوت المغتذی علی جامع الترمذی۔

امام سیوطی ۹۰۶ھ تک درس و تدریس تالیف و تصنیف میں مشغول رہے اور زندگی کے آخری ۵ سال گوشہ نشینی و عبادت میں مصروف رہے۔ سنہ ۹۱۱ھ میں ۶۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت امام سیوطیؒ "افتاء و قضاء" میں بے بدل تھے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں بے مثل۔ مجدد اور مجتہد وقت تھے مشہور سوانح نگار شمس الدین داؤدی نے آپ کے بارہ میں لکھا۔ سیوطی علوم و فنون حدیث میں اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ (الکواکب السائرہ صفحہ ۲۲۸)

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

روزنامہ پاکستان
قومی اخبار — رنگین ایڈیشن کیساتھ
اظہر نیوز ایجنٹ ربوہ
فون نمبر ۳۰۴